فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۴۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جس مستحاضہ کو مسلسل خون آتا ہے، کیا وہ نماز پڑھے گی؟

جواب: مستحاضہ وضو کر کے نماز پڑھے گی، چاہے اسے دوران نماز خون آتا رہے، وہ نماز جاری رکھے گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهٖ مُسْتَحَاضَةٌ، فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ، وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا، وَهِيَ تُصَلِّي.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اعتکاف کیا، آپ مستحاضہ تھیں، سرخ اور زرد خون جاری رہتا تھا، بسا اوقات ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتیں اور وہ نماز پڑھتیں۔''

(صحيح البخاري : 2037)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ كَالطَّاهِرَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَغَيْرِهِمَا، فَكَذَا فِي الْجِمَاعِ، وَلِأَنَّ التَّحْرِيمَ إِنَّمَا يَثْبُتُ بِالشَّرْعِ، وَلَمْ

يَرِدِ الشَّرْعُ بِتَحْرِيمِهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، وَأَمَّا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالِاعْتِكَافُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمَسُّ الْمُصْحَفِ وَحَمْلُهُ وَسُجُودُ التِّلَاوَةِ وَسُجُودُ الشُّكْرِ، وَوُجُوبُ الْعِبَادَاتِ عَلَيْهَا؛ فَهِيَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ كَالطَّاهِرَةِ، وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ .

''مستحاضہ کا حکم نماز، روزہ اور جماع میں عام عورت کی طرح ہے۔ کسی چیز کی حرمت شریعت ہی سے ثابت ہوسکتی ہے اور اس بارے میں شریعت نے کوئی حرمت بیان نہیں کی۔ واللہ اعلم! رہا نماز، روزہ، اعتکاف، قرآنِ کریم کی قرأت، مصحف کو چھونا اور اسے اٹھانا، سجدۂ تلاوت، سجدۂ شکر اور عبادات کا وجوب، تو اس میں وہ عام عورت کی طرح ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(شرح مسلم : 17/4)

سوال: مستحاضہ کے غسل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: مستحاضہ کے لئے حیض کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ کوئی غسل فرض نہیں، البتہ ہر نماز کے لئے الگ غسل کرنا یا دو نمازوں کے لیے ایک غسل مستحب ہے۔

ہر نماز کے لیے الگ غسل:

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ، فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ،

وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِمِ، فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَّحِيضُ لَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی زوجہ، سیدہ امِ حبیبہ بنتِ جحش کو استحاضہ کی ایسی شکایت تھی کہ پاک ہی نہیں ہوتی تھیں۔ ان کی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں بلکہ رحم کی ایک چوٹ ہے۔ وہ اپنے (استحاضہ سے پہلے کے) حیض والے دنوں کو دیکھ کر اتنے دن نماز چھوڑ دیں۔ پھر اس کے بعد دیکھیں اور (استحاضہ کی صورت میں) ہر نماز کے لئے غسل کریں۔''

(سنن النّسائي :209، مسند الإمام أحمد : 128/6، شرح معاني الآثار للطحاوي : 198/1، السنن الكبرٰى للبيهقي :349/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ صحیح بخاری (327) اور صحیح مسلم (63/334) میں ہے:

كَانَتْ تَّغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

''سیدہ امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لئے الگ غسل کرتی تھیں۔''

دو نمازوں کے لئے ایک غسل:

مستحاضہ ظہر و عصر کے لئے الگ، مغرب و عشاء کے لئے الگ اور فجر کے لئے الگ غسل کر سکتی ہے۔ اس غسل کی صورت میں جمع صوری کرے گی۔ وہ یوں کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے گی، جونہی نماز کا وقت ختم ہو اور عصر کا وقت شروع ہو، تو عصر کی نماز ادا کر لے۔ حقیقتاً ہر نماز اپنے اپنے وقت میں ادا ہو گی، جبکہ صورتاً دونوں جمع ہوں گی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اُسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ، وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا، وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا، وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا.

''عہدِ رسالت میں ایک عورت کو استحاضہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اسے حکم دیا گیا کہ نمازِ عصر مقدم اور نمازِ ظہر مؤخر کرے اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کرے، اسی طرح نمازِ مغرب کو مؤخر اور نمازِ عشا کو مقدم کر کے ان دونوں کے لئے ایک غسل کرے اور نمازِ فجر کے لئے ایک غسل کرے۔''

(سنن أبي داوٗد : 294، سنن النسائي : 214، وسندہٗ صحیحٌ)

بغیر غسل نماز ادا کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ غسل کر لینا مشروع اور مستحب ہے۔

سوال: مستحاضہ سے جماع کا کیا حکم ہے؟

جواب: استحاضہ محض ایک بیماری ہے، اس کا پاکی ناپاکی سے کوئی تعلق نہیں، مستحاضہ پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں، نہ عبادات کے حوالے سے اور نہ معاملات کے حوالہ سے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة : ٢٢٣)

''بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ اپنی کھیتی کو جیسے چاہو، آؤ۔''

آیت کے عموم سے معلوم ہوا کہ استحاضہ میں مجامعت جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ممانعت ثابت نہیں۔

✿ علامہ مرغینانی حنفی (۵۹۳ھ) لکھتے ہیں:

دَمُ الْاِسْتِحَاضَةِ كَالرُّعَافِ الدَّائِمِ، لَا يَمْنَعُ الصَّوْمَ وَلَا الصَّلَاةَ وَلَا الْوَطْئَ .

''استحاضہ کا خون، دائمی نکسیر کی طرح ہے۔ روزے، نماز اور جماع سے رکاوٹ نہیں۔''

(الهداية، ص 64، فتاویٰ عالمگیری: 39/1)

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ كَالطَّاهِرَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَغَيْرِهِمَا، فَكَذَا فِي الْجِمَاعِ، وَلِأَنَّ التَّحْرِيمَ إِنَّمَا يَثْبُتُ بِالشَّرْعِ، وَلَمْ يَرِدِ الشَّرْعُ بِتَحْرِيمِهٖ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ...... وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ .

''مستحاضہ کا حکم نماز، روزہ اور جماع میں عام عورت کی طرح ہے۔ کسی چیز کی حرمت شریعت ہی سے ثابت ہوسکتی ہے اور اس بارے میں شریعت نے کوئی حرمت بیان نہیں کی۔ واللہ اعلم!......اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(شرح مسلم: 17/4)

سوال: نجس کپڑے میں جان بوجھ کر نماز پڑھی، کیا حکم ہے؟

جواب: نجس کپڑے میں نماز نہیں ہوتی، نماز میں بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے، جان بوجھ کر نجس کپڑے میں نماز پڑھنا حرام اور ناجائز ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کو نماز کا کہا جائے اور وہ کپڑوں کے پلید ہونے کا بہانہ لگائے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، اسے توبہ کرنی چاہیے، خود کو پاک صاف

رکھنا چاہیے، ورنہ عذاب قبر کا شکار ہوگا، نیز اسے نماز پنجگانہ کی پابندی کرنی چاہیے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .

''رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے، فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیا جارہا، ایک تو ان میں سے وہ تھا، جو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا، پھر آپ نے تر ٹہنی پکڑی، اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں میں گاڑ دیا، صحابہ نے عرض کیا: آقا! آپ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں نہیں سوکھیں گی، ان سے عذاب میں تخفیف کی جاتی رہے گی۔''

(صحيح البخاري : 218، صحيح مسلم : 292)

اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔

❀ حافظ بغوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهِ .

''اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔''

(شرح السّنة :371/1)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ الصَّحِيحُ الْمُتَّفَقُ عَلٰى صِحَّتِهٖ وَثُبُوتِهٖ .

''یہ حدیث صحیح ہے، اس کے صحیح اور ثابت ہونے پر اتفاق ہے۔''

(البدر المنیر : 346/2)

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمُ السِّرَّ فِي تَخْصِيصِ الْبَوْلِ وَالْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَهُوَ أَنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، وَفِيهِ أَنْمُوذَجُ مَا يَقَعُ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعِقَابِ وَالثَّوَابِ، وَالْمَعَاصِي الَّتِي يُعَاقَبُ عَلَيْهَا الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَوْعَانِ؛ حَقُّ اللّٰهِ، وَحَقُّ الْعِبَادِ، وَأَوَّلُ مَا يُقْضٰى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُقُوقِ اللّٰهِ الصَّلَاةُ، وَمِنْ حُقُوقِ الْعِبَادِ الدِّمَاءُ، وَأَمَّا الْبَرْزَخُ فَقَضٰى فِيهِ فِي مُقَدَّمَاتِ هٰذَينِ الْحَقَّيْنِ وَوَسَائِلِهِمَا، فَمُقَدَّمَةُ الصَّلَاةِ، الطَّهَارَةُ مِنَ الْحَدَثِ وَالْخَبَثِ، وَمُقَدَّمَةُ الدِّمَاءِ النَّمِيمَةُ وَالْوَقِيعَةُ فِي الْأَعْرَاضِ، وَهُمَا أَيْسَرُ أَنْوَاعِ الْأَذٰى، فَيُبْدَأُ فِي الْبَرْزَخِ بِالْمُحَاسَبَةِ وَالْعِقَابِ عَلَيْهِمَا .

''پیشاب اور غیبت چغلی کو عذاب قبر کے ساتھ خاص کرنے میں کیا راز ہے، بعض اہل علم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ قبر، آخرت کی پہلی منزل ہے، اس میں ایک نمونہ دکھایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کیا جزا سزا ملے گی۔ روز قیامت

بندے کو جن گناہوں پر سزا ملے گی، اس کی دو قسمیں ہیں؛ ① حقوق اللہ، ② حقوق العباد۔ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے جس کا فیصلہ کیا جائے گا، وہ نماز ہے اور حقوق العباد میں سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا۔ برزخ (قبر) میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حقوق اور جو گناہ ان کا سبب بنتے ہیں، کا فیصلہ کیا ہے۔ پس نماز کا پیش خیمہ طہارت ہے، جو حدث اور گندگی سے پاک ہونے کے لیے کی جاتی ہے۔ اور چغلی اور عزت دری خون (قتل) کا پیش خیمہ ہے، کسی کو اذیت پہنچانے کے لیے یہ دونوں کام بہت آسان ہیں۔ اسی لیے برزخ (قبر) میں بھی ان دونوں (پیشاب اور چغلی غیبت) کا حساب اور عذاب ہوگا۔''

(تفسير ابن رجب : 361/2)

سوال: جو شخص نجس کپڑوں میں نماز پڑھنے کو جائز سمجھے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جان بوجھ کر نجس کپڑوں میں نماز کو جائز کہنے والا گمراہ ہے، بلکہ استخفاف کرتے ہوئے ایسا کرنے والا کافر ہے، کیونکہ وہ دین کے بنیادی اور اجماعی مسئلہ کا انکار کر رہا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر : ٤)

''(اے نبی!) اپنے کپڑے پاک رکھیے۔''

❁ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى غَسْلِ النَّجَاسَاتِ كُلِّهَا مِنَ الثِّيَابِ وَالْبَدَنِ

وَأَلَّا يُصَلَّى بِشَيْءٍ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي الثِّيَابِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ (نماز کے لیے) کپڑے اور بدن سے ہر طرح کی نجاست کو دور کرنا ضروری ہے، نیز (اجماع ہے کہ) زمین یا کپڑے پر کچھ نجاست لگی ہو، تو (اس کو دور کیے بغیر) نماز نہ پڑھی جائے۔''

(الاستذکار: 331/1)

سوال: کپڑے پر شراب لگ جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شراب حرام ہے، نجس نہیں۔ اس کے نجس ہونے پر کوئی واضح دلیل نہیں۔ اگر جسم یا کپڑے کے کسی حصہ پر لگ جائے، تو کپڑا یا جسم پلید نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر حرام چیز کا پلید اور ناپاک ہونا ضروری نہیں، مگر ہر پلید چیز حرام ہے۔ مثلاً زہر حرام ہے، مگر پلید نہیں، کہ جس جگہ لگ جائے، اسے دھونا ضروری ہو۔

شراب کے نجس نہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ جب اسے حرام قرار دیا گیا، تو صحابہ کرام نے شراب سے بھرے مٹکے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیے۔ (بخاری: ۲۴۶۴، مسلم: ۱۹۸۰) اگر یہ نجس ہوتی، تو صحابہ اسے راستوں میں نہ بہاتے اور نبی کریم ﷺ نے منع بھی نہیں فرمایا۔

لہٰذا کپڑے کو شراب یا کوئی نشہ آور شے لگ جائے، تو وہ کپڑا پلید نہیں۔

نیز الکوحل بھی اگرچہ نشہ آور شے ہے، مگر یہ بھی نجس نہیں، لہٰذا جسم یا کپڑے کو لگ جائے، تو پلید نہیں ہوتا۔ جس عطر اور پرفیوم میں الکوحل ملا ہوا ہو، اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، ایسا پرفیوم لگا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال: کپڑے پر نجاست کی ایک دو بوندے گری ہیں، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر معلوم ہو کہ کس جگہ گری ہیں، تو اس مقام کو دھو لیا جائے، ورنہ جس جگہ پر نجاست کی قطرے گرنے کا شک ہو، وہاں چھینٹے مار لیے جائیں۔

سوال: نجس تیل سر پر لگا لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اسے دھو کر زائل کرنا ضروری ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

''نماز میں کسی کی ہوا خارج ہو جائے، تو وہ نماز سے نکل جائے، وضو کرے اور نماز دوبارہ ادا کرے۔''

(سنن أبي داود: 205)

جواب: سند ضعیف ہے۔ مسلم بن سلام حنفی مجہول ہے، سوائے ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے توثیق نہیں کی۔ حافظ ابن قطان رحمہ اللہ نے اسے ''مجہول الحال'' کہا ہے۔

(بيان الوهم والإيهام: 191/5)

امام ابن شاہین رحمہ اللہ (تاریخ الثقات: ۱۳۹۱) نے جس ''مسلم حنفی'' کی توثیق کی ہے، وہ کوئی اور راوی ہے، مسلم بن سلام حنفی نہیں، کیونکہ ابن شاہین رحمہ اللہ نے مسلم حنفی کا شاگرد سفیان ذکر کیا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ مسلم بن سلام حنفی سے سفیان کا روایت کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ سند میں موجود مسلم بن سلام کی ابن شاہین رحمہ اللہ نے توثیق کی ہے، درست نہیں۔

❀ اس حدیث کے متعلق حافظ ابن قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ إِذَنْ لَا يَصِحُّ . ''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(بيان الوهم والإيهام : 191/5)

تنبیہ:

نماز میں قے یا نکسیر آجائے یا بے وضو ہو جائے، تو نماز سے نکل جائے، وضو کرے اور جہاں پر نماز چھوڑی ہو، وہاں سے شروع کرے، بشرطیکہ اس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فِي بَطْنِهِ رُزْءً، أَوْ قَيْئًا، أَوْ رُعَافًا، فَلْيَنْصَرِفْ، فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمِ احْتَسَبَ بِمَا صَلَّى .

''اگر کوئی نماز کے دوران پیٹ میں ہوا محسوس کرے، یا اسے قے آجائے یا نکسیر پھوٹ پڑے، تو وہ نماز سے نکل جائے اور وضو کرے، اس دوران اس نے کسی سے بات چیت کی، تو از سر نو نماز پڑھے، ورنہ پہلے والی نماز پر بنا ڈالے۔''

(معرفة السنن والآثار للبيهقي : 173/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ .

''آپ رضی اللہ عنہ کی نکسیر پھوٹ گئی، تو نماز سے نکلے اور وضو کیا، واپس آکر پہلی نماز پر بنا ڈالی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (اس دوران) کلام نہیں کیا۔''

(موطأ الإمام مالك : 38/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَأَتٰى حُجْرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلَّى .

''آپ رحمہ اللہ کی دوران نماز نکسیر پھوٹ گئی، تو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس آئے، پانی لایا گیا، آپ رحمہ اللہ نے وضو کیا، پھر واپس جا کر پہلی نماز پر ہی بنا ڈال دی۔''

(موطأ الإمام مالك :38/1، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا شہید کا خون پاک ہے؟

جواب: شہید ہو یا غیر شہید، ہر انسان کے زخم سے بہنے والا خون پاک ہے، اس کے نجس ہونے پر کوئی معتبر دلیل نہیں۔

سوال: اگر ناف سے کوئی مادہ نکلے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ناف سے کوئی چیز نکلے، تو وہ نجس نہیں، نہ اس سے وضو ٹوٹتا ہے۔

سوال: شیر خوار بچے نے کپڑے پر قے کر دی، کیا حکم ہے؟

جواب: قے نجس نہیں۔

سوال: حلال جانور کے زخم سے بہنے والے خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: حلال جانور کے زخم سے بہنے والا خون یا پیپ نجس نہیں، حلال جانور کا صرف وہ خون نجس ہے، جو ذبح کرتے وقت بہے، اسے ''دمِ مسفوح'' کہتے ہیں۔

✿ علامہ سمرقندی حنفی رحمہ اللہ (۵۴۰ھ) لکھتے ہیں:

نَقُولُ : الْحَيَوَانُ إِذَا ذُبِحَ إِنْ كَانَ مَأْكُولَ اللَّحْمِ يَطْهُرُ بِجَمِيعِ

أَجْزَائِهِ إِلَّا الدَّمَ.

''ہم کہتے ہیں: ماکول اللحم جانور کو ذبح کیا جائے، تو اس کے تمام اعضا پاک ہیں، سوائے دمِ مسفوح (ذبح کے وقت بہنے والے خون) کے۔''

(تحفة الفقهاء: 70/1)

سوال: ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت کپڑے پر لگ جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کپڑا پلید نہیں ہوتا۔

سوال: مچھر کا خون کپڑے کو لگ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: گدھے کا لعاب کپڑے کو لگ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کپڑا پاک ہے۔

سوال: جو بچہ مردہ پیدا ہو، وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: بچہ زندہ پیدا ہو یا مردہ، ہر دو صورت پاک ہوتا ہے۔

سوال: انڈا جیب میں رکھ کر نماز پڑھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: حرام جانوروں کے دودھ کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام جانوروں کا دودھ بھی حرام ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ ناپاک بھی ہو، کیونکہ ہر حرام چیز ناپاک نہیں ہوتی، البتہ ہر ناپاک چیز حرام ضرور ہوتی ہے۔

سوال: ریشم کے کیڑے کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: پاک ہے۔

(سوال): ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا لپیٹا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر کپڑے کی نجاست ایسی ہے کہ پاک کپڑے کو لگ گئی ہے، تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑے کی نجاست خشک ہے کہ پاک کپڑے پر نہیں لگی، تو پاک کپڑا پاک ہی رہے گا۔

(سوال): جس جگہ پر گوبر وغیرہ کا لیپ کیا ہو، وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): کوئی حرج نہیں، حلال جانوروں کا گوبر پلید نہیں۔

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قبیلہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آئے، ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو بیت المال کی اونٹنیوں کے پاس جانے اور ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ چلے گئے، جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ یہ خبر صبح ہی پہنچ گئی، آپ نے ان کے پیچھے صحابہ کو بھیجا، جب دن چڑھ آیا تو ان کو پکڑ لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، ان کی آنکھیں نکال دی گئیں اور ان کو پتھریلی زمین میں پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن ان کو پانی دیا نہ گیا۔ ابوقلابہ تابعی فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کا یہ انجام اس لئے ہوا کہ انہوں نے قتل کیا، چوری کی، ایمان لانے کے بعد مرتد ہوئے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کیا۔

(صحيح البخاري: 233، صحيح مسلم: 1671)

فقہائے امت نے اس حدیث سے یہی سمجھا ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب وغیرہ

پاک ہوتا ہے۔

✿ شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''اس واقعے میں حلال جانوروں کے پیشاب کے پاک ہونے کی دلیل موجود ہے کیونکہ حرام چیزوں کو بطور دوائی استعمال کرنا جائز نہیں۔ علاوہ ازیں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز کے لیے اپنے منہ اور وہ کپڑے دھونے کا حکم نہیں ملا جن کو یہ پیشاب لگتا تھا۔ کسی وضاحت کو وقت ضرورت سے مؤخر کرنا جائز ہی نہیں (اگر یہ پیشاب ناپاک تھا تو اسی وقت ان کو وضاحت کی جانی چاہیے تھی)۔''

(زاد المَعاد : 84/4)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ .

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔''

(صحيح البخاري : 234، صحيح مسلم : 524)

اس حدیث سے ائمہ حدیث اور فقہائے امت نے حلال جانوروں کے پیشاب کے پاک ہونے کو ثابت کیا ہے

✿ امام ترمذی رحمہ اللہ بکریوں کے باڑوں میں نماز کی اجازت اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز کی ممانعت والی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا، وَبِهٖ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ .

''ہمارے اصحاب (محدثین) کے ہاں اسی پر عمل ہے، نیز امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا یہی فتوی ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 349)

سوال: پانی میں انسان کا ناخن گر گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے، انسانی ناخن نجس نہیں۔

سوال: کتے کا بدن کپڑوں کو لگ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کپڑے پاک ہیں۔

سوال: گوشت خراب ہو گیا، کیا وہ ناپاک ہے؟

جواب: خراب گوشت ناپاک نہیں۔

سوال: چھوٹے بچے کو پیشاب کراتے ہوئے بھی قبلہ رو ہونا منع ہے؟

جواب: بچے کو پیشاب کراتے ہوئے بھی قبلہ کا خیال رکھنا چاہیے۔

سوال: کیا پیشاب کرتے وقت سورج یا چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ممنوع ہے؟

جواب: ممانعت یا کراہت پر کوئی دلیل معلوم نہیں۔

سوال: قبرستان میں قضائے حاجت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قبرستان میں قضائے حاجت کرنا بہت برا ہے، یہ زائرین کے لیے تکلیف کا باعث ہے۔

سوال: قضائے حاجت کے دوران چھینک آئے، تو کیا کرے؟

جواب: قضائے حاجت کے دوران چھینک آئے، تو جواب نہ دے، بلکہ قضائے حاجت کے بعد الحمد للہ کہے۔ اسی طرح چھینکنے والے کا بھی جواب نہ دے۔

(سوال): قضائے حاجت کے دوران کسی نے سلام کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): قضائے حاجت کے دوران سلام کا جواب نہ دے، بلکہ قضائے حاجت کے بعد جواب دے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ .

''میں اور ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ ابوجہیم بن حارث بن صمّہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، ایک آدمی نے آپ کو سلام کہا، آپ نے جواب نہ دیا، حتی کہ دیوار کے پاس آ کر چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔ (یعنی تیمّم کر کے جواب دیا)۔''

(صحيح البخاري : 337، صحيح مسلم : 369، المنتقى لابن الجارود : 127)

(سوال): کیا دوران قضائے حاجت شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے؟

(جواب): ممنوع نہیں۔

(سوال): کیا قضائے حاجت کے دوران تھوکنا ممنوع ہے؟

(جواب): ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔

(سوال): کیا قضائے حاجت کے دوران کھنکارنا ممنوع ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): کیا قضائے حاجت میں ڈھیلے استعمال کرنا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

❁ عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قِيلَ لِسَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخَرَاءَ ةَ؟ قَالَ : أَجَلْ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَأَنْ لَّا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ .

''سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہیں ہر چیز سکھائی ہے، حتی کہ بول و براز کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بول و براز کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے، نیز گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی روکا ہے۔''

(صحیح مسلم : 262، المنتقی لابن الجارود : 29)

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا عَلٰى أَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ ...... جَائِزٌ .

''فقہا کا اتفاق ہے کہ پتھروں سے استنجاء جائز ہے۔''

(مَراتب الإجماع، ص 20)

۞ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْفُقَهَاءَ الْيَوْمَ مُجْمِعُونَ عَلٰى أَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَأَنَّ الْأَحْجَارَ رُخْصَةٌ وَّتَوْسِعَةٌ وَأَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِهَا جَائِزٌ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ .

''اس وقت فقہا کا اجماع ہے، پانی سے استنجا کرنا زیادہ اچھا اور پاکیزگی کا باعث ہے اور ڈھیلے استعمال کرنا رخصت ہے، نیز ڈھیلے سے استنجا کرنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے۔''

(الاستذکار: 214/1)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ الْاِسْتِجْمَارِ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ استنجا میں ڈھیلے استعمال کرنا جائز ہے۔''

(مجموع الفتاوی: 167/22)

سوال: استنجا میں پانی اور ڈھیلے دونوں استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: بہتر ہے۔

سوال: وضو کے بقیہ پانی کو استنجا کے لیے استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: شرعاً کوئی ممانعت یا کراہت نہیں۔

سوال: کیا استنجا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کیا جا سکتا ہے۔

سوال: دائیں ہاتھ سے استنجا کا کیا حکم ہے؟

جواب: استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے، البتہ عذر کی صورت میں دائیں ہاتھ سے استنجا کیا جا سکتا ہے، بغیر عذر دائیں ہاتھ سے استنجا ممنوع ہے۔

(صحيح مسلم : 262، عن سلمان الفارسي رضي اللّٰه عنه)

سوال: پیشاب کے راستے سے خون یا پیپ نکل آئی، وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: وضو ٹوٹ گیا ہے، پیشاب کے راستے سے جو بھی خارج ہو، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: لیٹ کر پیشاب یا پاخانہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: بغیر عذر ایسا کرنا نامناسب اور خلاف ادب ہے۔

سوال: اگر طبی ضرورت کی وجہ سے استنجا نہ کر سکتا ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسا عارضہ لاحق ہو کہ پانی یا ڈھیلے سے استنجا ممکن نہیں، تو ایسا شخص مجبور ومعذور ہے، وہ بغیر استنجا نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال: سردیوں میں گرم پانی سے استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جو خود استنجا نہ کر سکتا ہو، تو کیا اس کی بیوی اسے استنجا کرا سکتی ہے؟

جواب: کرا سکتی ہے۔